© rasailojaraid.com

عیدِ قربان، قربانی اور ہم!!

مفتی محمود اشرف عثمانی

ماہ ذوالحجہ ہر سال کی طرح امسال بھی اپنے جلو میں اسلام کی دو اہم عبادتیں لے کر آیا ہے، حج اور قربانی، اطراف عالم میں چار سو بکھرے ہوئے مسلمانوں کی ایک اچھی خاصی تعداد لبیک اللھم لبیک کہتے ہوئے بیت اللہ کی طرف بڑھ رہی ہے، یہ وہ مسلمان ہیں جنھوں نے گھر کا آرام وسکون، اپنی ملازمت وتجارت اور اپنی صنعت وحرفت کے تمام مشاغل، اپنے جذبات وتعلقات حتیٰ کہ اپنی وضع قطع اور لباس سب کچھ رب کعبہ کے حضور اس لئے قربان کر دیا ہے کہ اس نے اپنے گھر کی حاضری کے لئے انہیں منتخب کیا ہے اور مقامات مقدسہ کے دیدار کی انہیں دعوت ملی ہے۔

﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكاً وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ○ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِناً وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ○﴾ (آل عمران)

”یقیناً وہ مکان جو سب سے پہلے لوگوں کے واسطے مقرر کیا گیا وہ مکان ہے جو کہ مکہ مکرمہ میں ہے جس کی حالت یہ ہے کہ وہ برکت والا ہے اور جہان بھر کے لوگوں کا رہنما ہے اس میں کھلی نشانیاں ہیں منجملہ ان کے ایک مقام ابراہیم ہے اور جو شخص اس میں داخل ہو جائے وہ امن والا ہو جاتا ہے اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے یعنی اس شخص کو جو کہ طاقت رکھے وہاں تک کی سبیل کی اور جو شخص منکر ہو تو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے غنی ہیں۔“ (آل عمران)

یہ وہ مسلمان ہیں جن میں بوڑھے بھی ہیں، نوجوان بھی، عورتیں بھی ہیں، مرد بھی، انہیں منیٰ وعرفات کے میدانوں سے نہ مال و دولت ملنے کی توقع ہے، نہ آرام وراحت، یہ وہ لوگ ہیں، جنہیں نہ زبردست ہجوم کا تصور ان کے ارادہ سے روک سکا ہے اور نہ تپتی ہوئی گرمی کا احساس، عرب کے تپتے ہوئے میدانوں کے اندر عین موسم گرما کے شباب میں بھوک،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گرمی اور پیاس اور ہجوم کے احساس سے بے نیاز توحید کے یہ متوالے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے چلے آئے ہیں جو آج سے صدیوں سال پہلے انہوں نے اس مقام پر بلند کی تھی اور اپنے گھربار اور مال و اولاد کی قربانی دے کر اس آواز کو ہمیشہ کے لئے مستحکم کردیا تھا۔

﴿وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ﴾

"اور (حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا گیا کہ) لوگوں میں حج کا اعلان کردو، لوگ تمہارے پاس چلے آئیں گے پیادہ بھی اور دبلی اونٹنیوں پر بھی جو کہ دور دراز راستوں سے پہنچی ہوں گی تا کہ اپنے فوائد کے لئے آموجود ہوں اور تا کہ ایام مقررہ میں ان مخصوص چوپاؤں پر اللہ تعالیٰ کا نام لیں جو خدا تعالیٰ نے ان کو عطا کیے ہیں۔" (سورۃ الحج)

ابوالانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عظیم قربانی دینے کے بعد بحکم خداوندی، جو آواز بلند کی تھی وہ مسلسل فضاؤں میں گونجتی رہی، بعد میں آنے والے انبیائے کرام علیہم السلام کی جدوجہد اور محنتوں نے اس تسلسل کو قوت عطا کی، یہاں تک کہ خاتم النبین سیدنا احمد مصطفیٰ محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلسل محنت وکاوش، اور جذبہ تبلیغ کی بیتابی نے اس آواز کو وہ تسلسل، جماؤ اور قوت عطا کی کہ سردی ہو یا گرمی، بہار ہو یا خزاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ہر فرد موسم حج میں اس آواز پر لبیک کہنے کے لئے بے تاب نظر آتا ہے، بوڑھا ہو یا جوان، مرد ہو یا عورت، امت کے افراد، حسب استطاعت وقوت، اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے دنیا کے ہر خطے سے نکل کھڑے ہوتے ہیں اور بیت اللہ جانے والا ہر راستہ ان حاجیوں سے معمور نظر آتا ہے جو ننگے سر، پاؤں میں چپل پہنے اور بدن پر دو چادریں اوڑھے حرم کی جانب بڑھتے جارہے ہیں، ان کے ہونٹ پیاس سے اور ان کے جسم تکان سے متاثر ہوتے ہیں، مگر ان کے دل اس سکینت ربانی سے سرشار ہیں، جس کی حلاوت ولذت سے اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو نوازتا ہے اور جس کی لذت وحلاوت کے سامنے دنیا کی سب دولتیں ہیچ ہیں، یہ وہ دولت ہے جس کی خبر، مخبر صادق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے:

من حج لله فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته أمه (متفق عليه)

"جو شخص اللہ کے لئے حج کرے اس طرح کہ اس حج میں نہ فحش بات ہو نہ خدا کی نافرمانی، وہ حج سے لوٹتا ہے تو اس دن کی طرح جس دن وہ پیدا ہوا تھا۔"

اور ارشاد ہے:

ماروي الشيطان يوما هو فيه أصغر ولا أدحر ولا أحقر ولا أغيظ منه في يوم عرفة وماذاك إلا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لما يرى من تنزل الرحمة وتجاوز الله عن الذنوب العظام إلاماروى يوم بدر (مشكوٰة)

''غزوۂ بدر کا دن تو مستثنیٰ ہے اس کو چھوڑ کر کوئی دن عرفہ کے دن کے علاوہ ایسا نہیں جس میں شیطان اتنا ذلیل ہو رہا ہو، اتنا راندہ پھر رہا ہو، اتنا حقیر ہو رہا ہو، اور اتنا غصہ میں بھر رہا ہو اور یہ سب کچھ اس وجہ سے کہ عرفہ کے دن میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا کثرت سے نازل ہونا اور بندوں کے بڑے بڑے گناہوں کا معاف ہونا دیکھتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ شانہٗ کے حکم کی اطاعت اور انبیاء کرام علیہم السلام کی آواز پر لبیک کہنے اور ان کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کا یہی جذبہ ہے جس کا دوسرا مظہر قربانی کی شکل میں اس مہینہ ہمارے سامنے آتا ہے۔

ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے وہ کام کرنے کا ارادہ کرلیا جسے سوچ کر بھی انسان کے ہاتھ کانپ جاتے ہیں، اکلوتے فرزند ارجمند کی قربانی کا حکم کوئی معمولی حکم نہ تھا، مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایمان مکمل اور قوی ایمان تھا، انہوں نے وہ حکم بھی، بتوفیق خداوندی، پورا کر دکھایا جو بطور وحی خواب کے اندر انہیں دیا گیا تھا۔ قرآن کہتا ہے:

﴿وناديناه ان يا ابراهيم O قد صدقت الرؤيا انا كذلك نجزى المحسنين O ان هذا لهو البلٰؤ المبين O وفديناه بذبح عظيم O وتركنا عليه فى الآخرين O سلام على ابراهيم O كذلك نجزى المحسنين O انه من عبادنا المومنين﴾

''ہم نے ان کو آواز دی کہ ابراہیم تم نے خواب کو خوب سچ کر دکھایا، ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں، حقیقت میں یہ تھا بھی بڑا امتحان، اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے عوض میں دیا اور ہم نے بعد کے آنے والوں میں یہ بات ان کے لئے رہنے دی کہ ابراہیم پر سلام ہو، ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں، بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے۔''

پھر یہ وہی قربانی ہے جس کا ہجرت کے بعد صاحب حیثیت مسلمانوں کو حکم دیا گیا اور جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات طیبہ میں مسلسل ادا کرتے رہے۔

عن ابن عمر قال: أقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة عشرسنين يضحّي (ترمذی)

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال رہے تو قربانی کرتے رہے۔''

اسی قربانی کے مظاہر عیدالاضحیٰ کے تین دنوں میں ہمیں جگہ جگہ نظر آتے ہیں اور مسلمان بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیتے ہیں، تن من دھن کی قربانی کا یہی جذبہ ہے جو مسلمان قوم کو زندہ رکھتا ہے اس کے اندر اطاعت کی روح پھونکتا ہے اور اسے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام کے نقش قدم پر چلاتا ہے جن کا وہ نام لیوا ہے۔

ذوالحجہ کا مہینہ حج وقربانی کے انہیں دلآویز مناظرِ محبت کا مظہر ہے، یہ مہینہ ہمیں سبق سکھاتا ہے کہ ایک مسلمان کو، اگر وہ مسلمان ہے، ہمہ وقت اپنے پروردگار کی اطاعت اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہنا چاہئے، گھر بار ہو یا مال و دولت، یہ سب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ وہ نعمتیں ہیں جو انسان کو بلا استحقاق عطا ہوئی ہیں، یہ سب چیزیں ایک معین وقت تک کے لئے انسان کے پاس امانت ہیں اور انسان کو چاہئے کہ ان نعمتوں کی قدردانی کرتے ہوئے اور ان پر شکر خداوندی بجالاتے ہوئے اس بات کے لئے ہمہ وقت تیار رہے کہ ان سب چیزوں کو زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کے حکم پر قربان کر سکے، اپنے جذبات و احساسات کو ہمیشہ احکام شریعت کے تابع رکھے، صبح کا سہانا وقت ہو یا دوپہر کی گرمی، حالات اور ماحول سازگار ہوں یا ناموافق، طبیعت چاہتی ہو یا نہ چاہتی ہو، ہر صورت میں اپنے احساسات اور جذبات کو قربان کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مکمل اطاعت کرنا ہی ایک مسلمان کا شیوہ ہے، جس کا بہترین مظاہرہ حج وقربانی میں ہو رہا ہے اور جس کا عملی نمونہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اسوۂ حسنہ کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔

لیکن اسی حج وقربانی سے ہمیں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ مال و متاع، آل و اولاد، آرام و راحت اور نفس و جان کی قربانی کا یہ جذبہ بھی حدود شریعت کا پابند ہونا چاہئے، حج وہی مقبول ہے جو حدود شریعت کے دائرہ میں رہ کر کیا جائے اور جس میں قدم قدم پر اتباع سنت کو ملحوظ رکھا گیا ہو، قربانی وہی درست ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کیا ہے۔

جذبہ قربانی کی بے تابی اور اس کی تڑپ اور پھر نبی کریم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق اس کی ادائیگی ہی اس جنت کی ضامن ہے جس کی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالفاظ قرآنی ہمیں دی ہے۔

﴿ومن یطع اللہ و الرسول فاولئك مع الذین انعم اللہ علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا ذلك الفضل من اللہ وكفی باللہ علیما﴾

”اور جو شخص اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں، یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اور اللہ تعالیٰ کافی جاننے والے ہیں۔“

اللہ ہمیں آرام و راحت اور تن من دھن کی قربانی کا وہ جذبہ عطا کرے جو ایک مسلمان کو سچا اور پکا مسلمان بنا دیتا ہے اور پھر اس جذبہ کی نکاسی کے لئے وہ طریقے اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے تجویز فرمائے اور جس میں دنیا و آخرت کی مکمل صلاح و فلاح کا سامان پوشیدہ ہے۔

☆......☆......☆

© rasailojaraid.com